© rasailojaraid.com

مولانا اخوندزادہ عبدالقیوم حقانی۔ فاضل حقانیہ
مدرس دارالعلوم حنفیہ چکوال

امام ابُوحنیفہ اور آپ کے تلامذہ
احادیث اور علوم نبوت کے صحیح وارث اور امین

علامہ عبدالوہاب شعرانیؒ نے تحقیق و تدقیق اور اظہار حق کے سلسلہ میں دیانت اور حق و صداقت کی صحیح پابندگی کی اور حد درجہ جرأت، حق گوئی اور بے باکی کے ساتھ اپنا نقطہ نظر اور طریق فکر (جو قرآن و سنت کے سانچہ میں ڈھل کر تعمیر ہوا تھا) دنیا کے سامنے پیش کر کے اپنی علمی و اخلاقی برتری کا ثبوت دیا۔

ذیل میں انہی کا ایک اور ارشاد گرامی بھی درج کر دیا جاتا ہے۔ جس سے علامہ موصوف عظیم للہیت، اوصاف، پاکیزہ نفسی، علمی انہماک اور علم و تفقہ میں مکمل دسترس اور مہارت تامہ کی حیثیت سے سامنے آتے ہیں یہ بھی مترشح ہو جاتا ہے کہ بے غرض خدمت دین۔ اخلاقی برتری، اعتدال و توازن۔ دین کا احترام اور گروہی تعصب سے بالاتر ہو کر اصلاحِ حال کا جذبہ، ان کی طبیعت ثانیہ بن چکا تھا۔ فرماتے ہیں۔

فاترك یا اخی التعصب علی الامام ابی حنیفه واصحابه رضی الله عنهم وایاك وتقلید الجاهلین باحواله وما كان علیه من الورع و الزهد والاحتیاط فی الدین. فتقول ان ادلته ضعیفة بالتقلید فتحشر مع الخاسرین. وتتبع ادلته كما تتبعنا ها تعرف ان مذهبه رضی الله عنه من اصح المذاهب كیفیة مذاهب المجتهدین رضی الله عنهم اجمعین

اے میرے بھائی تو امام ابوحنیفہ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے خلاف تعصب کو چھوڑ دے اور جو لوگ امام صاحب کے حالات اور آپ کی پرہیزگاری و زہد و ورع اور دین میں احتیاط سے جاہل ہیں۔ ان کی تقلید میں یوں نہ کہہ دینا کہ آپ کے دلائل ضعیف ہیں (اگر یوں کہے گا) تو تیرا حشر بھی خاسرین کے ساتھ ہو گا۔ آپ کے دلائل کا مطالعہ کر جیسا کہ ہم نے کیا۔ تجھے معلوم ہو جائے گا کہ امام ابوحنیفہؒ کا مذہب اصح مذاہب میں سے ہے جیسا کہ مجتہدین کے باقی مذاہب ہیں

(کتاب المیزان جلد ا ص ۶۰)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علامہ شعرانی جن کو باری تعالیٰ نے خالص اسلامی، معتدل اور حق پرست ذہن اور دماغ بخشا تھا، جس پر ضد و تعصب کی پرچھائیں، گروہی عقیدہ بندی، ہٹ دھرمی اور اسی نوعیت کے دیگر ذمیمہ اخلاق و افکار کا سایہ بھی نہیں پڑا تھا کس قدر صاف کہہ رہے ہیں کہ

ان مذهبه من اصح المذاهب۔ — امام ابوحنیفہ کا مذہب اصح المذاہب سے ہے

اور کھلے بندوں پر حق کے متلاشی کو امام صاحبؒ کے مذہب کے مآخذ اور دلائل و اجتہادات و استنباطات کے بغور مطالعہ کی نہ صرف دعوت فکر دی بلکہ ایسے لوگ جو اسلام کے چوتھے دستوری ماخذ "رائے و قیاس" اور اسلام کے اجماعی فیصلہ "رائے و قیاس کی حجیت" کو تسلیم نہیں کر رہے تھے۔ ان کے قلب و دماغ میں حقیقی ایمان "ادخلوا فی السلم کافة" کی شان اور احکام اسلامی کے سامنے انقیاد و تسلیم کی خو بھی پیدا کرنے کی ممکن حد تک سعی فرماتے رہے۔

امام اعظم ابوحنیفہؒ علوم نبوی کے امین تھے

رائے و قیاس کا نام لے کر امام ابوحنیفہؒ کو "امام اہل الرائے" کہہ کر فقہ حنفیہ کو مبنی بر رائے و قیاس ٹھہرا کر جو براہ راست اسلامی دستور ہی کے ناقص و نامکمل ہونے کا اعتراف ہے تحقیق و تدقیق اور طلب حق کے میدان میں، دلائل و براہین کی روشنی میں، اپنا سا منہ لے کے رہ جاتے ہیں جب یہ کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ اور آپ کے اصحاب، علم حدیث سے کورے تھے اور علوم نبوی سے انہیں کوئی مناسبت نہیں تھی۔

علامہ خلف بن ایوبؒ نے جب دیکھا کہ بعض ناعاقبت اندیش افراد، اسلامی دستور کے قلب و جگر اور اس کے اعصاب "رائے و قیاس" پر حملے کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ تحریفات، تاویلات، نفس پرستی تعیشات، الحاد، لادینیت اور عقلیت پرستی کا اسلام پر حملہ ہوگا۔ اسلام کی اساسی، دستوری اور قانونی روح کو شکست دی جائے گی۔ تو شدت سے اس ضرورت کو محسوس کیا۔ کہ حقیقت اسلام اور دین خالص کو اجاگر کیا جائے۔ قرآن و حدیث اور ان سے مستنبط قوانین (فقہ حنفیہ) کی پیروی و حمایت کی جائے۔ اسی لگن، تڑپ اور احساس نے ان کو بغیر کسی لومۃ لائم کے خوف کے اس حقیقت کے اظہار و اعلان کر مجبور کر دیا جس کو امام جلال الدین سیوطیؒ نے تبییض الصحیفہ کے صد ۱۹۔ اور مولانا حبیب اللہ خان شروانی نے خطیب بغدادی کے حوالہ سے اپنی کتاب "امام ابوحنیفہ اور ان کے ناقدین" صد ۴۲ پر نقل فرمایا ہے:۔

قال خلف ابن ایوب صار العلم من اللہ تعالی الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ثم صار الی اصحابہ ثم صار الی

خلف بن ایوب کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ سے علم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا۔ پھر آپ نے صحابہ کو پہنچایا اور صحابہ نے تابعین کو۔ تابعین کے بعد ابوحنیفہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

التابعین ثم صار الی ابی حنیفہ واصحابہ اور ان کے اصحاب کو ملا۔ (اس پر کوئی خوش ہو یا ناراض) (ابوحنیفہ اور ناقدین)

علوم نبوت کے صحیح وارث، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح نائبین اور امت کے مجددین اور مصلحین وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو دماغی، علمی، اخلاقی اور روحانی اعتبار سے زمانہ کے ممتاز ترین افراد ہوں۔ جو ہر قسم کی تحریفات اور تاویلات کا پردہ چاک کر سکتے ہوں۔ اور جاہلیت و ضلالت کی ہر نئی ظلمت کے لئے ان کے پاس "ید بیضا" ہو۔ محمد بن خلفؒ کی شہادت کو بغور پڑھا جائے۔ اور پھر امام ابوحنیفہ اور آپ کے اصحاب کی سیرت و کردار، علم و عمل، فقہ و رائے اور اجتہادات و استنباطات کا مطالعہ کیا جائے تو نتیجتہً یہ ماننا اور یقین کرنا پڑے گا۔ کہ جن کو آج "اہل الرائے" کہہ کر بدنام کیا جا رہا ہے۔ کل انہوں نے ہی اپنے کامل یقین، سچی روحانیت، عظیم کمال تدبر اور بڑی قربانیوں سے اسلام کی قانونی اور دستوری کو محفوظ رکھا۔ یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے امت کی اجتماعی زندگی، معاشرت، معاملات، سیاست اور دستور اسلامی کے اصولی و آئینی کلیات کی حفاظت کی۔

محمد بن خلف نے بھی اس واقعاتی حقیقت کے اظہار میں قدرے بھی باک محسوس نہ کی اور ڈنکے کی چوٹ کہہ دیا کہ "علم نبوت کے صحیح وارث اور امین امام اعظم ابوحنیفہ اور آپ کے اصحاب ہیں۔"

اہل اسلام پر واجب ہے | جن لوگوں کو اسلام اور اس کی روح سے قدرے بھی شناسائی ہے اور جو لوگ قرآن و حدیث — اجماع اور قیاس کو اسلام کے دستوری ماخذ کی حیثیت من جانب اللہ تسلیم کرتے ہیں وہ جب بھی امام اعظم ابوحنیفہ اور آپ کے اصحاب کی عظیم فقہی اور دستوری خدمات پر نظر کرتے ہیں تو ان کے حق میں صرف زبان سے نہیں بلکہ دل و جان سے دعا کرنے پر اپنے کو مجبور پاتے ہیں۔ بلکہ محدث عبداللہ بن داؤد الخریبی نے تو یہاں تک کہا کہ

اہل اسلام پر واجب ہے کہ نماز کے بعد امام اعظم ابوحنیفہؒ کے حق میں اس حفاظت کے صلہ میں جو انہوں نے "سنت و فقہ" کی کی ہے دعائے خیر کریں (موفق جلد ۱ ص ۱۹۳)

پہلا شخص جس نے قانون کے پوائنٹ پر بحث کی | بات طویل ہوتی جا رہی ہے گو موضوع سے خارج نہیں ہے گفتگو کا موضوع رائے و قیاس کی اہمیت اور حدیث سے اس کا تلازم ہے۔ منکرین "رائے و قیاس" کو ابوحنیفہ دشمنی میں ایسے بدیہی حقائق اور شہادتوں سے بھی آنکھیں بند کرنا پڑیں جن کو ایک ادنیٰ مسلمان بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ بلکہ ان کے سمجھنے میں اگر "مسٹر چارلس ہملٹن" نے بھی کچھ بے تعصبی سے کام لیا تو وہ یہاں تک سمجھا اور ایک غیر مسلم ہوتے ہوئے بھی اسے یہ اعتراف اور اعلان کرنا پڑا کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وہ پہلا شخص بھی ابو حنیفہ ہے جس نے مدلل طریقہ سے قانون کے پوائنٹ پر بحث کی ہے اور تمام دنیوی معاملات کو اس تحقیق و تفحص سے قانون کی رسی میں جکڑ دیا ہے کہ ایک تعجب معلوم ہوتا ہے۔

(ہدایہ مطبوعہ لندن ۱۸۷۰ء بحوالہ تاریخ فقہ ص ۸۹)

زیادہ مستحکم اور پائیدار اصول ڈاکٹر انریکو انسابانے بھی گروہی تعصب اور ابو حنیفہ دشمنی (بلکہ اسلام دشمنی) سے بالاتر ہو کر جب اسلامی قوانین۔ اسلامی فقہ اور اسلام کے دستوری اصول و کلیات کا بنظر غائر مطالعہ کیا تو اسے بھی یہ اعتراف کرنا پڑا کہ

اسلامی شریعت کو اپنے بہت سے مسائل میں مغربی قوانین پر فوقیت حاصل ہے بلکہ وہ دنیا کو سب سے زیادہ مستحکم اور پائیدار اصول عطا کرتی ہے۔

(فقہ الاسلام ماخوذ مجلۃ الازہر بحوالہ امام اعظم ابو حنیفہ)

دیار غیر میں بات یہ چل نکلی ہے کہ اپنوں میں سے بھی جنہوں نے تعصب اور بغض کی نگاہ سے دیکھا یا فقہ و اجتہاد میں امام صاحب کے مقام تک رسائی حاصل نہ کر سکے۔ تو وہ حسد کرنے لگے اور اس میں یہاں تک اتر ے کہ ابو حنیفہ دشمنی میں صرف فقہ حنفیہ ہی نہیں بلکہ مطلق فقہ سے بھی انکار کر بیٹھے ع

نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری

مگر جنہوں نے غیر جانبدارانہ تعصب سے بالاتر ہو کر تحقیق کی۔ ایسوں میں بعض اپنوں کی تحقیقات کی ایک جھلک کسی حد تک گزشتہ صفحات میں دیکھی جا سکتی ہے۔ اور حسب موقعہ مزید بھی قارئین کو محظوظ کیا جاتا رہے گا۔

آیئے! چند لمحے دیار غیر میں چلیں۔ اپنے جیسے "امام اہل الرائے" کہہ کر ٹھکرا رہے ہیں۔ غیر اسے ہی عظیم فقیہ اور صاحب الرائے کہہ کر اٹھا رہے ہیں۔

عظیم قانون دان وان کریمر جو جرمن کے ایک بہت بڑے اور مشہور قانون دان ہیں امام اعظم ابو حنیفہ سے متعلق کہتے ہیں کہ

امام اعظم ابو حنیفہ ہر آنے والے زمانے کے عظیم ترین قانون سازوں میں سے ایک ہیں

(چٹان دسمبر ۱۹۶۳ء)

ترقی کے ضروری اصول و مبادیات اگر طبیعت سلیم اور ضد و ہٹ دھرمی کے پرچھاؤں تلے بھی نہ آئی ہو تب بھی یہ ممکن ہے کہ دنیا کے ذلیل ترین اغراض و مقاصد انسان کے لئے حق و صداقت کو عملی طور اپنانے سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مانع ہو جائیں مگر عقلاً اس کے ماننے اور حق و صداقت کے تسلیم کرنے سے کبھی بھی گریز نہیں کیا جا سکتا۔ پروفیسر ہوکنگ جو امریکہ کے ہارورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں گو عقیدہ اور عمل کے اعتبار سے اسلام سے کوسوں دور ہیں مگر اسلام کی حقانیت، صداقت اور جامعیت سے اسے بھی انکار نہیں بلکہ انہی کی شہادت ہے۔ کہ

"میں اپنے کو حق و صداقت پر محسوس کرتا ہوں جب میں یہ اندازہ لگاتا ہوں کہ اسلامی شریعت میں وہ تمام اصول و مبادیات موجود ہیں جو ترقی کے لئے ضروری ہیں۔"

(امام اعظم ابوحنیفہ از مفتی عزیز الرحمان ص ۳۲۷)

اسلامی فقہ کی وسعت اور ہمہ گیری!

ایک ترک ادیب کو مخاطب کر کے پروفیسر ڈمیری نے کہا کہ "تمہاری فقہ اسلامی اس قدر وسیع ہے کہ مجھے تعجب ہوتا ہے جب میں خیال کرتا ہوں کہ تم نے کیوں نہیں اپنے ملک اور زمانے کے موافق احکام اور قانونی نظام فقہ اسلامی سے اخذ کیا۔"

(فقہ الاسلام بحوالہ امام اعظم ص ۳۲۷)

ہدایہ کے ترجمہ سے مصنف کی عظمت

جرمن کے ایک مشہور پروفیسر نے ہدایہ کا ترجمہ دیکھ کر فرمایا کہ "جس کتاب کا ترجمہ اس قدر اعلیٰ ہے وہ اصل کتاب اور اس کے مصنف کتنے بلند پایہ کے ہوں گے۔"

"دیار غیر" کے عنوان سے اسلامی دستور کے مضبوط اصول و کلیات اور امام اعظم ابوحنیفہؒ کی عظیم فقہ دانی اور فقہ حنفیہ کی ہمہ گیری کے سلسلہ میں مستشرقین اور جدید علماء کی خراج عقیدت کے جو چند افکار و آراء درج کر دیئے گئے ہیں۔ اس سے مقصود صرف اتنا ہے کہ جنہیں تعصب کرنا چاہئے تھا بلکہ جن بے ایمانوں کی فطرت اور مزاج ہی میں تعصب ہے امام اعظم ابوحنیفہ کی فقہ دانی اور فقہ حنفیہ کی جامعیت نے اپنے مقابلہ میں ان سے متعصبانہ طرز تحقیق بھی سلب کر لی ہے۔ مگر جن ایمانداروں کے تعصب کے "شر" پہ "خیر" ہی کا ایمان لایا ہوا ہے ایسے ایمانداروں کی ایمانی بصیرت بھی اس تحقیق پہ منتج ہوتی ہے کہ شریعت میں نہ صرف رائے و قیاس ہی مذموم ہیں بلکہ فقہ اسلامی بھی ایک بدعت، اس پر عمل کرنے والے اور اس کو پھیلانے والے بدعت ہی کی اشاعت کرنے والے ہیں۔" انا للہ وانا الیہ راجعون

ع

جو تیرے زلف میں آئی تو حسن کہلائی

(الجرح علی ابی حنیفہ مفہوماً)

خیر و شر کا معیار اور نیکی و بدی کے پیمانے

وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ لوگ امام اعظم ابوحنیفہؒ اور آپ کے اصحاب کو محض گروہی رہنما کی حیثیت سے لیتے۔ اور سمجھنے و سمجھانے کے نقطہ نگاہ کی بجائے معترضانہ، مخالفانہ اور مناظرانہ ذہن کے ساتھ ان کی سیرت اور فقہ کا مطالعہ کرتے ہیں۔ پھر ظلم یہ ڈھایا جاتا ہے کہ اس قدر عظیم ہستیوں کے قرآن و حدیث سے مستنبط و مرتب کردہ فقہ کا مطالعہ جڑ سے شروع کر کے ٹہنیوں اور برگ و بار تک نہیں پہنچایا جاتا بلکہ اساسی نظریہ کو سمجھے بغیر اور فکر کی جڑ کی ماہیت متعین کئے بغیر مناظرہ بازوں کی نہج پر پڑ کر جزئیاتی مسائل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی چند کونپلوں کو لے لیا جاتا ہے۔

حالاں کہ یہ طریقہ ہمیشہ متعصب اور مخالفانہ ذہن کی ترجمانی کرتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ کسی بھی نظامِ زندگی کو اور کسی بھی دستوری اصول و کلیات کو سمجھا نہیں جاسکتا۔ بلکہ اس کے ذریعے تو بات سمجھنے کے دروازے ہی بند ہو جاتے ہیں۔

اصل چیز نظریہ اساسی اور پھر اس نظریہ سے ماخوذ ہونے والے اصولوں کو دیکھنا ہوتا ہے۔ کہ جن پر زندگی کے مختلف شعبے استوار ہوتے ہیں پھر انہی اصولوں کے فریم میں جزئیات کی ترتیب دیکھی جاتی ہے۔ کسی کے پیش کردہ مکمل نقشہ کو مجموعی طور پر سمجھنے سے قبل اس کی ایک دو لکیروں یا نشانوں کو پکڑ کر بحث شروع کرنے سے نقشہ کی مجموعی ترتیب تو کجا خود زیرِ بحث ایک دو لکیروں اور نشانات کی حقیقت اور ماہیت بھی سمجھی نہیں جاسکتی۔

جب امام اعظم ابو حنیفہؒ اور آپ کے اصحاب کی سیرت اور فقہ حنفیہ کے پورے چمن کو دیکھا جائے اور اس کی مجموعی ترتیب کو سمجھا جائے تب اس کے اندر ایک ایک شاخ اور ایک ایک پتی کا مقام خود ہی سمجھ میں آجائے گا۔ ایک باغ پر رائے قائم کرنے کے لئے اس کی مجموعی حیثیت کو سامنے رکھنا ہوتا ہے۔ اہلِ انصاف اور اہلِ تحقیق کبھی بھی اس کے اندر ایک دو پتیوں یا کسی پودے کی کونپلوں کو سارے باغ سے الگ کرکے زیرِ مطالعہ نہیں لاتے۔

یہ کہاں کی عقلمندی ہے کہ ایک نظام یا نظریے یا دستور یا امام اعظم ابو حنیفہؒ جیسے اہم قائدانہ شخصیات میں جب چند چیزیں، کسی کے ذوق اور پسندیدہ روایات اور عادات کے خلاف ہوں تو اس کے یہ معنی لے لئے جائیں کہ وہاں کوئی قابلِ قدر چیز ہی نہیں ہے اور وہ سارے کا سارا مجموعہ مسترد کر دینے کے قابل ہے۔

جب کہ شرعاً کسی کا ذوق اور پسند، قبولیت کا معیار ہرگز نہیں بلکہ یہاں تو خیر و شر کا معیار، کامل ناقص، بھلے برے۔ اور نیکی بدی کے پیمانے آسمانی ہدایات میں پہلے سے موجود اور محفوظ ہیں۔

لہٰذا جب بھی امام اعظم ابو حنیفہؒ، آپ کے اصحاب اور فقہ حنفیہ کو آسمانی معیار اور وحی الٰہی کے پیمانے میں جانچا اور پرکھا جائے گا تو اس چمن میں جھول کبھی بھی نظر نہیں آئے گی ۞

© rasailojaraid.com